REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹ . تار کا پتہ:- ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

یوم سہ شنبہ

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

۲۸ صفر ۱۳۸۲ھ

الفضل ربوہ

شرح چندہ

سالانہ ۲۴ روپے

ششماہی ۱۳ ”

سہ ماہی ۷ ”

خطبہ نمبر ۵ ”

سالانہ بیرون پاکستان ۴۵ ”

جلد ۵۱/۱۶ ۳۱ وفا ۱۳۴۱ ہش ۳۱ جولائی ۱۹۶۲ء نمبر ۱۷۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نخلہ

نخلہ ۲۹ جولائی بوقت ۱۰ بجے صبح

کل اور پرسوں حضور کو ضعف کی شکایت رہی۔ پرسوں شام کچھ بے چینی بھی ہوگئی تھی۔ رات نیند ٹھیک آگئی۔ اس وقت طبیعت کچھ بہتر ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

مکرم کرم الٰہی صاحب ظفر کی صحت پہلے کی نسبت بہتر ہے

مبلغ اسپین مکرم کرم الٰہی صاحب ظفر کی صحت کے متعلق لنڈن سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ان کا اپریشن کامیاب رہا۔ پہلے سے کافی افاقہ ہے اور صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے دن بدن بحال ہو رہی ہے نیز ان کے بچے جو اسپین میں بیمار تھے وہ بھی اب بفضلہ تعالیٰ تندرست ہیں۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے مجاہد بھائی کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ کا موسم ربوہ ۳۰ جولائی۔ گزشتہ دو روز سے بھی بادل گھرے رہے ہیں اندیر گرمی اور حبس ہے۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

مومن کو جب کوئی کامیابی ملتی ہے تو وہ خدا کی طرف رجوع کرتا ہے

ہر نئی کامیابی کے بعد خدا سے اس کا ایک نیا تعلق اور نیا معاملہ شروع ہوجاتا ہے

”اس اصول کو ہمیشہ مدنظر رکھو۔ مومن کا کام یہ ہے کہ وہ کسی کامیابی پر جو اسے دی جاتی ہے شرمندہ ہوتا ہے اور خدا کی حمد کرتا ہے کہ اس نے اپنا فضل کیا۔ اور اس طرح پر وہ قدم آگے رکھتا ہے اور ہر ابتلا میں ثابت قدم رہ کر ایمان پاتا ہے بظاہر ایک ہندو اور مومن کی کامیابی ایک رنگ میں مشابہ ہوتی ہے لیکن یاد رکھو کہ کافر کی کامیابی ضلالت کی راہ ہے اور مومن کی کامیابی سے اس کے لئے نعمتوں کا دروازہ کھلتا ہے۔ کافر کی کامیابی اس لئے ضلالت کی طرف لے جاتی ہے کہ وہ خدا کی طرف رجوع نہیں کرتا بلکہ اپنی محنت اور دانش اور قابلیت کو خدا بنالیتا ہے مگر مومن خدا کی طرف رجوع کرکے خدا سے ایک نیا تعارف پیدا کرتا ہے اور اس طرح ہر ایک کامیابی کے بعد اس کا خدا سے ایک نیا معاملہ شروع ہوجاتا ہے اور اس میں تبدیلی ہونے لگتی ہے“

(الحکم ۲۴ جون ۱۹۰۱ء)

محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی صحت کے متعلق اطلاع

لاہور ۲۹ جولائی۔ محترم جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی صحت کے متعلق لاہور سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ اگرچہ پہلے کی نسبت معمولی سا افاقہ ہے لیکن حالت ابھی خطرہ سے باہر نہیں ہے۔ اور بدستور تشویشناک ہے۔ محترم شاہ صاحب نہ خود کروٹ بدل سکتے ہیں نہ بیٹھ سکتے ہیں اور نہ ہی آسانی سے بات کر سکتے ہیں۔ معدے کا فعل بھی خراب ہے بھوک نہیں لگتی۔ ڈاکٹروں کی تشخیص کی رو سے آپ کو Thrombosis Right Internal Carotid Artery کا عارضہ ہے۔ احباب جماعت محترم شاہ صاحب موصوف کی شفائے کامل و عاجل کے لئے خاص توجہ سے دعائیں کرتے رہیں۔ آپ کا ملاقات کا پتہ حسب ذیل ہے۔

Officers' Ward. C. M. H. Lahore Cantt.

خط و کتابت کا پتہ:- معرفت پروفیسر فیض الرحمٰن صاحب فیضی ۲۳ ایف سی کالج لاہور

ضروری اعلان

سیکنڈری بورڈ کے اعلان کے مطابق مندرجہ ذیل رول نمبروں کو اکتوبر کے امتحان میں شریک ہونے کی اجازت ہے۔

۳۰۹۰۸ - ۱۹، ۲۲، ۳۱، ۳۴، ۴۲، ۴۶، ۶۴، ۷۰-، ۷۴، ۷۵، ۸۵،

۸۹، ۹۴ - ۳۱۰۱۴ - ۱۶، ۱۹، ۲۷، ۲۹، ۳۱، ۳۴، ۳۵، ۳۳—۶۲۰ (اردو)

یہ امیدوار ۴ اگست ۱۹۶۲ء بروز ہفتہ سکول میں حاضر ہو جائیں (ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول)

ہفتۂ شجرکاری

مورخہ ۳ اگست تا ۹ اگست حکومت پاکستان کی طرف سے ہفتہ شجرکاری منایا جا رہا ہے اہالیان ربوہ اور خصوصاً اراکین مجلس خدام الاحمدیہ سے درخواست ہے کہ اس موقعہ پر ربوہ میں زیادہ سے زیادہ درخت لگائے جائیں۔ تاکہ ربوہ کی خوبصورتی اور صفائی میں اضافہ ہو۔

(مہتمم مقامی خدام الاحمدیہ ربوہ)

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳۱ جولائی ۱۹۶۲ء

تاریخ اسلام کو مسخ کرنے کی کوشش

(سلسلہ کے لئے دیکھیں الفضل ۲۸/۷/۶۲)

ملک نصر اللہ خان عزیز نے اپنے مضمون "سقیفہ سے کربلا تک" میں سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے واقعات شہادت کو بھی بظاہر نہایت متقیانہ فریب سے مسخ کرنے کی کوشش کی ہے اور آپ کی ذات پر ایسے الزامات تراشے ہیں کہ گویا آپ ہرگز خلافت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا بار اٹھانے کے قابل نہیں تھے اور نعوذ باللہ اتنے کمزور دل تھے کہ خلافت کی حفاظت نہیں کر سکتے تھے۔ ہم ذیل میں ملک صاحب کی وسیسہ کارانہ عبارت ذرا وسعت کے ساتھ نقل کرتے ہیں تاکہ آپ کا فریب کھل کر سامنے آ جائے۔ آپ لکھتے ہیں:-

"پہلے دو خلفاء کے عہد میں قافلہ اسلام سیاست کی راہ پر بہت دور نکل آیا تھا اور اب ایک نیا مرحلہ پیش آ گیا تھا اور وہ یہ تھا کہ اگر کسی وقت خلیفہ اور امت میں اختلاف پیدا ہو جائے اور امت کے کچھ لوگ خلیفہ کی بعض پالیسیوں سے اختلاف کرنے کی بناء پر اس کو معزول کرنے کا مطالبہ لے کر کھڑے ہو جائیں تو خلیفہ کا رویہ کیا ہونا چاہئے کیا اسے اختلاف کرنے والوں کو باغی قرار دے کر ان کے خلاف فوج کشی کر دینی چاہئے اور اس طرح امت میں منصب خلافت پر فائز رہنے کے لئے خونریزی کی بنیاد ڈال دینی چاہئے۔ یہ سوال پہلے دو خلفاء کے زمانے میں پیدا نہیں ہوا تھا۔ مگر سوال ایسا تھا کہ بعد کے ادوار میں ہر وقت پیدا ہو سکتا تھا۔ اس سوال کا جواب دینے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو منتخب فرمایا جو سب سے زیادہ حلیم بردبار اور پیکر حیاء تھے۔

حضرت عثمان اگر چاہتے اور ان کو مشورہ دینے والوں نے مشورہ بھی دیا کہ باغیوں کے خلاف جنگی کارروائی کریں لیکن حضرت ذو النورین رضی اللہ عنہ نے صاف انکار کر دیا اور فرمایا کہ میں امت میں خانہ جنگی کی بنا ڈالنے والا بننا نہیں چاہتا۔ اور پھر مقابلے پر ہاتھ اٹھائے بغیر انہوں نے اپنی جان دے دی۔ خاک و خون میں غلطاں ہو گئے مگر کسی مسلمان کے خلاف تلوار اٹھانے سے صاف بچ گئے۔

بنا کردند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

اگر بعد کے ادوار میں بھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے نمونے کو نشان منزل بنایا جاتا تو وہ المناک حوادث پیش نہ آتے جنہوں نے قافلہ اسلام کا رخ بالکل بدل دیا۔

مظلومی کی شہادت میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا مقام انسانی ہی نہیں اسلامی تاریخ میں بھی سب سے بلند ہے یہاں تک کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی مظلومانہ شہادت سے بھی زیادہ بلند جس کو سیاسی اغراض و مقاصد کی خاطر خاص رنگ دے دیا گیا ہے ایک مقصد بلند کے لئے جان دے دینا اور اپنا سب کچھ قربان کر دینا یہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا بلاشبہ عظیم کارنامہ ہے۔ مگر مظلومی کی شہادت میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا مقام بے مثال ہے وہ برسر اقتدار خلیفہ تھے پورا نظام حکومت ان کے دست تصرف میں تھا۔ چند سو باغیوں کے علاوہ پوری امت اور تمام صحابہ ان کی پشت پر تھے پوری فوجی طاقت ان کے اشارے کی منتظر تھی۔ مگر انہوں نے اس سارے سروسامان سے مطلق کام نہ لیا۔ خلافت کے لئے تلوار اٹھانا تو درکنار انہوں نے اپنی جان بچانے کی کوشش بھی نہ کی۔ مدینہ چھوڑ کر دمشق نہ گئے مکہ معظمہ نہ گئے بلکہ اپنے قصر خلافت سے باہر بھی نہ نکلے اور انتہائی بے بسی کے عالم میں شہید ہو گئے۔ رضی اللہ عنہ۔ آنے والے مسلمان ارباب اقتدار کے لئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے طرز عمل میں بہترین نمونہ ہے ان کو آپ نے بتایا ہے کہ اقتدار پر فائز رہنے کے لئے ذرا ذرا سی بات پر تلوار کو میان سے نکال لینا اور مسلمانوں کی جان، مال اور آبرو پر آفت لے آنا سخت معیوب اور نازیبا ہے۔ اقتدار کی امانت اس لئے نہیں کہ اس کے لئے تم مسلمانوں کا خون بہاؤ۔ مگر افسوس کہ بعد میں آنے والے سلاطین و ملوک نے اس اسوۂ حسنہ کو سب سے زیادہ فراموش کیا بلکہ اس کی صحت و صداقت ہی کے منکر ہو گئے اور اقتدار کی قربان گاہ پر مسلمانوں ہی کا اتنا خون بہایا گیا جتنا خون اسلام کی خاطر کفار کا بھی نہ بہایا جا سکا۔

(ایشیا ۲۱/۶/۶۲ صفحہ ۳ و ۴)

پڑھئے اور سر دھنئے یہ فنکارانہ طویل عبارت جھوٹ کے پلندے کے سوا کچھ بھی نہیں ہے اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ آج بھی حکومت تخریبی عناصر کے سامنے اسی طرح ہتھیار ڈال دے اور شہید ہو جائے جس طرح ملک صاحب کے زعم باطل میں نعوذ باللہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا تھا۔ اللہ اللہ وہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنہوں نے بڑی دلیری کے ساتھ حملہ آوروں کے ناجائز مطالبات ماننے اور خلافت کی عبا کو چاک چاک کرنے سے ایسی جرأت کے ساتھ انکار کیا جس کی نظیر تاریخ عالم میں نہیں ملتی ان پر یہ الزام کہ انہوں نے محض اس خیال سے کہ مسلمانوں کے درمیان باہم جنگ نہ ہو آپ شہید ہو کر خلافت کو بھی نعوذ باللہ شہید کر دیا۔ گویا آپ کے سامنے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بھی مثال نہیں۔ جنہوں نے مدعیان نبوت۔ مانعین زکوٰۃ اور مرتدین سے ذرا رعایت نہ کی اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے انسان کی رائے کو مسترد کر دیا کہ ان لوگوں کے ساتھ نرمی برتی جائے کیونکہ وہ بھی مسلمان ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ باغیوں کے نرغہ میں اس طرح گر گئے تھے کہ بر وقت مدد پہنچ نہیں سکتی تھی۔ چنانچہ آپ نے والیان صوبجات کو بھی مدد کے لئے لکھا۔ حجاج کے قافلہ کو بھی مدد کے لئے بلایا مگر باغیوں نے مدد پہنچنے سے پہلے ہی حملہ بول کر آپ کو شہید کر دیا۔ البتہ یہ درست ہے کہ آپ نے چند صحابہ کرام کو جو آپ کی حفاظت کے لئے باغیوں سے لڑنا چاہتے تھے مصلحتاً ایسا کرنے سے روکا کیونکہ باغیوں کے اتنے بڑے انبوہ کے مقابلہ میں ان کو دیدہ و دانستہ موت کے منہ میں دھکیلنا تھا اس وقت ایک ایک صحابی رسول اللہ کی زندگی لاکھوں مسلمانوں کی زندگیوں سے زیادہ قیمتی تھی۔ ورنہ یہ کہنا کہ آپ نے شہادت اسلئے قبول کی کہ آپ مسلمان باغیوں سے لڑائی کر کے مسلمانوں کو لڑانا نہیں چاہتے تھے آپ کی ذات اور آپ کے مقام کی سخت توہین ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان واقعات کا مفصل حال اپنی تصنیف "اسلام میں اختلافات کا آغاز" میں بیان فرمایا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حج کو تشریف لے گئیں اور بعض صحابہ بھی جن سے ممکن ہو سکا اور مدینہ سے نکل سکے مدینہ سے تشریف لے گئے اور باقی لوگ سوائے چند اکابر صحابہ کے اپنے گھروں میں بیٹھ رہے اور آخر حضرت عثمان کو بھی یہ محسوس ہو گیا کہ یہ لوگ نرمی سے ماننے والے نہیں اور آپ نے ایک خط تمام والیان صوبجات کے نام روانہ کیا جس کا خلاصہ یہ تھا۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بعد بلا کسی خواہش اور درخواست کے مجھے ان لوگوں میں شامل کیا گیا تھا جنہیں خلافت کے متعلق مشورہ کرنے کا کام سپرد کیا گیا تھا۔ پھر بلا میری خواہش یا سوال کے مجھے خلافت کے لئے چنا گیا اور میں برابر وہ کام کرتا رہا جو مجھ سے پہلے خلفاء کرتے رہے اور میں نے اپنے پاس سے کوئی بدعت نہیں نکالی۔ لیکن چند لوگوں کے دلوں میں بدی کا بیج بویا گیا اور شرارت جاگزیں ہو گئی اور انہوں نے میرے خلاف منصوبے کرنے شروع کر دئے اور لوگوں کے سامنے کچھ ظاہر کیا اور دل میں کچھ اور رکھا اور مجھ پر وہ الزام لگانے شروع کئے جو مجھ سے پہلے خلفاء پر بھی لگتے تھے۔ لیکن میں معلوم ہوتے ہوئے خاموش رہا اور یہ لوگ میرے رحم سے ناجائز فائدہ اٹھا کر شرارت میں اور بھی بڑھ گئے اور آخر کفار کی طرح مدینہ پر حملہ کر دیا۔ پس آپ لوگ اگر کچھ کر سکیں تو مدد کا انتظام کریں۔ اسی طرح ایک خط جس کا خلاصہ مطلب ذیل میں درج ہے حج پر آنے والوں کے نام لکھ کر کچھ دن بعد روانہ کیا

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا حاجیوں کے نام خط

میں آپ لوگوں کو خدا تعالیٰ کی طرف توجہ دلاتا ہوں اور اس کے انعامات یاد دلاتا ہوں۔ اس وقت کچھ لوگ فتنہ پردازی کر رہے ہیں اور اسلام میں تفرقہ ڈالنے کی کوشش میں مشغول ہیں مگر ان لوگوں نے یہ بھی نہیں سوچا کہ خلیفہ خدا بناتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے وعد اللہ الذین آمنوا منکم و عملوا الصٰلحٰت لیستخلفنہم فی الارض الخ اور اتفاق کی قدر نہیں کی۔ حالانکہ خدا تعالیٰ نے حکم دیا ہے واعتصموا بحبل اللہ جمیعا۔ اور مجھ پر الزام لگانیوالوں کا

(باقی صفحہ پر)

مغربی افریقہ میں جماعت احمدیہ کی عظیم الشان اسلامی خدمات کا دوگونہ اثر

جہاں ایک طرف عیسائی مشن زیادہ سے زیادہ خطرہ محسوس کر رہے ہیں وہاں دوسری طرف

افریقن مسلمانوں کے حوصلے بلند سے بلند تر ہوتے جا رہے ہیں

وہاں کے تبلیغی حالات پر مبلغ سیرالیون مکرم شیخ نصیر الدین احمد صاحب ایم اے کی تقریر

ربوہ ۲۸ جولائی۔ مبلغ سیرالیون مکرم شیخ نصیر الدین احمد صاحب ایم۔اے نے کل یہاں مغربی افریقہ میں جماعت احمدیہ کی عظیم الشان تبلیغی اور تعلیمی سرگرمیوں اور دیگر اسلامی خدمات پر روشنی ڈالتے ہوئے ان کے دوگونہ اثرات کو تفصیل کے ساتھ واضح کیا۔ آپ نے بتایا کہ افریقہ کے اس علاقے میں اسلام کو سربلند کرنے کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ کی ان تھک اور بے لوث مساعی کے نتیجہ میں جہاں ایک طرف عیسائی مشن زیادہ سے زیادہ خطرہ محسوس کر رہے ہیں۔ وہاں افریقن مسلمانوں کے حوصلے دن بدن بلند سے بلند تر ہوتے جا رہے ہیں۔ اور یہ حقیقت ان پر زیادہ سے زیادہ آشکار ہوتی جا رہی ہے کہ ان کے لئے ترقی کا ایک ہی راستہ ہے۔ اور وہ یہ کہ عیسائیت کو شکست دینے میں وہ جماعت احمدیہ کے ساتھ پورا پورا اتحاد کریں۔ اور اسی مسلک اور طریق کو اپنائیں جو جماعت احمدیہ کا طرۂ امتیاز ہے۔

مکرم شیخ نصیر الدین احمد صاحب نے ان خیالات کا اظہار کل نماز مغرب کے بعد "مسجد محمود" میں محلہ دارالصدر جنوبی کی لوکل تنظیم کے ماتحت منعقدہ ایک جلسے میں اہل ربوہ سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ اس جلسہ میں صدارت کے فرائض مشرقی افریقہ کے سابق رئیس التبلیغ مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے ادا فرمائے۔ مکرم شیخ نصیر الدین احمد صاحب حضرت خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب مرحوم کے پوتے اور محترم جناب ڈاکٹر بدر الدین احمد صاحب مرحوم کے بڑے صاحبزادے ہیں اور مغربی افریقہ میں قریباً سات سال تک فریضۂ تبلیغ ادا کرنے کے بعد حال ہی میں ربوہ واپس تشریف لائے ہیں۔

طلبہ میں انعامات کی تقسیم

جلسے کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم شیخ عبدالرشید صاحب سماٹری نے کی۔ ازاں بعد مکرم محمد اسمٰعیل صاحب خالد نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب صدر محلہ دارالصدر جنوبی کی درخواست پر صاحب صدر مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نے محلہ دارالصدر جنوبی کی لوکل تنظیم کی طرف سے محلہ کے ان آٹھ طلباء میں انعامات تقسیم فرمائے جنہوں نے امسال میٹرک کے امتحان میں فرسٹ ڈویژن حاصل کیا ہے۔ طلباء کو شوق دلانے کے لئے ان انعامات کا صدر محلہ کی طرف سے امتحان سے قبل ہی اعلان کر دیا گیا تھا۔

تعارف

ازاں بعد مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے مکرم شیخ نصیر الدین احمد صاحب کا تعارف کرایا۔ اور ان کے خاندان کی خدمات سلسلہ پر روشنی ڈالی اس تعلق میں آپ نے بالخصوص ان کے والد محترم ڈاکٹر بدر الدین احمد صاحب مرحوم کے جوشِ تبلیغ اور اس سلسلہ میں ان کی شاندار آنریری خدمات کو بہت سراہا۔ محترم ڈاکٹر صاحب مرحوم نے مشرقی افریقہ میں جماعت کا باقاعدہ مشن قائم ہونے سے قبل جو خدمات سرانجام دیں۔ اور جن کے نتیجہ میں بالآخر وہاں جماعت کا باقاعدہ مشن قائم ہوا۔ آپ نے ان پر بھی تفصیل سے روشنی ڈالی اور اس امر کو خدا تعالیٰ کا خاص فضل قرار دیا۔ کہ ان کے خاندان کی تین نسلیں مسلسل خدمت اسلام کا فریضہ ادا کرتی چلی آ رہی ہیں :-

جماعت کی تعلیمی مساعی

بعدہٗ مکرم نصیر الدین احمد صاحب نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے مغربی افریقہ کے تعلیمی اور تبلیغی حالات پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ آپ چار سال تک نائیجیریا میں اور قریباً تین سال سیرالیون میں تعلیمی اور تبلیغی خدمات بجا لاتے رہے ہیں۔ آپ نے آغاز تقریر میں جماعت احمدیہ کی تعلیمی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ جب مغربی افریقہ کے علاقوں میں برطانیہ اور دوسری مغربی طاقتوں نے اپنا تسلط جمایا۔ تو عیسائی مشنری بھی بہت کثیر تعداد میں وہاں آموجود ہوئے اور انہوں نے عیسائیت کو فروغ دینے کا ایک آسان طریقہ یہ نکالا کہ وہاں عیسائی مدارس قائم کر کے نوعمر بچوں کو ان میں پڑھانا شروع کیا۔ ان مدارس میں داخلہ کی یہ شرط رکھی گئی۔ کہ طلباء عیسائی نام اختیار کریں اور عیسائی طور وطریق کے مطابق زندگی گزاریں۔ جو لوگ بھی اپنے بچوں کو تعلیم دلوانا چاہتے تھے۔ ان کے لئے ان شرائط کو پورا کرنے کے سوا چارہ نہ تھا چنانچہ اس طرح ہزاروں ہزار بچے آسانی کے ساتھ سال بہ سال عیسائیت کے چنگل میں پھنستے چلے گئے اور یہی حال ان مسلمان بچوں کا ہوا جو تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے ان سکولوں میں داخل ہوئے۔ آپ نے بتایا کہ وہاں ہزاروں کی تعداد میں ایسے عیسائی موجود ہیں۔ جن میں سے کسی کا دادا کسی کا نانا یا اور کوئی بزرگ ستر اسی سال قبل کسی عیسائی سکول میں داخل ہوا تھا۔ اور وہ داخلے کے ساتھ ہی از خود عیسائی شمار ہونے لگا۔ اور اب نسلاً بعد نسل ان کے خاندانوں میں عیسائیت قائم چلی آ رہی ہے۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے بتایا کہ جماعت احمدیہ نے مسلمانوں کو عیسائیت کے چنگل سے بچانے کے لئے تبلیغی مساعی کے ساتھ ساتھ وہاں مدارس قائم کرنے کی طرف بھی توجہ کی۔ چنانچہ سب سے پہلا اسلامی مدرسہ نائیجیریا میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے سب سے پہلے مبلغ حضرت الحاج مولانا عبدالرحیم صاحب نیر نے قائم کیا۔ اس کے بعد اب وہاں نائیجیریا، سیرالیون اور دوسرے ممالک میں جماعت احمدیہ کی طرف سے درجنوں سکول قائم ہو چکے ہیں۔ اور ان میں سے دو سیکنڈری سکول بھی ہیں۔ آپ نے کہا جب ہم نے اول اول وہاں سکول قائم کئے تو وہاں اس امر پر سخت حیرت کا اظہار کیا گیا۔ کہ کیا مسلمان بھی سکول چلا سکتے ہیں۔ اب وہاں جماعت احمدیہ کی تقلید میں دوسرے مسلمانوں نے بھی سکول کھولنے شروع کر دیئے ہیں۔ لیکن اس میدان میں اولیت کا سہرا جماعت احمدیہ کے سر ہے۔ اور دوسرے مسلمان جماعت کی اس خدمت کو بنظر استحسان دیکھتے ہیں۔ اب ان پر یہ بات اچھی طرح واضح ہو چکی ہے۔ کہ مسلمانوں کے لئے ترقی کا راستہ یہی ہے کہ وہ جماعت احمدیہ کے ساتھ تعاون کریں اور اسی کے مسلک اور طریق کو اپنائیں

تبلیغی خدمات

جماعت احمدیہ کی تبلیغی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ مغربی افریقہ میں احمدیہ مشنوں کے قیام سے قبل عیسائی منّاد کھلے بندوں تبلیغ کرتے پھرتے تھے اور پبلک لیکچروں کے ذریعہ لوگوں کو عیسائیت کا گرویدہ بنانے کی کوشش کرتے تھے۔ لیکن جب سے احمدی مبلغین نے وہاں جا کر دلائل کی رو سے ان کا مقابلہ کیا ہے۔ انہوں نے رفتہ رفتہ اپنی روش بدل لی ہے۔ وہ احمدیت کے پیش کردہ دلائل سے اس قدر عاجز آ چکے ہیں۔ کہ اب وہ کھلے بندوں عیسائیت کا پرچار کرنے سے گریز کرتے ہیں اور زیادہ تر سماجی سرگرمیوں کا سہارا لے کر لوگوں کو عیسائیت کی طرف مائل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ دوسری طرف وہاں کے مسلمان اس امر کے دل سے معترف ہیں کہ اگر عیسائیوں کا مقابلہ کیا ہے تو احمدیہ جماعت نے ہی کیا ہے وہ صاف کہتے ہیں کہ عیسائیوں کو احمدی ہی لاجواب کر سکتے ہیں۔ اسی لئے ان میں جماعت احمدیہ کے ساتھ تعاون کر کے عیسائیت کی جگہ اسلام کو غالب کرنے کا احساس دن بدن بڑھ رہا ہے۔ وہ تسلیم کرتے ہیں کہ ہم پہلے تاریکی میں تھے اور نہیں جانتے تھے کہ اسلام کیا ہے ہمیں احمدیوں نے ہی آ کر روشنی دکھائی ہے۔ جماعت احمدیہ کے ساتھ وہاں عام مسلمانوں کا یہ تعاون عیسائی مشنوں کے لئے سخت تشویش کا باعث ہے۔ اور وہ دن بدن اس پر گھبراہٹ کا اظہار کر رہے ہیں۔

آپ نے کہا عیسائی پادری وہاں مذہبی گفتگو سے اب اس قدر کتراتے ہیں کہ وہاں علمی اور مذہبی بحث کے موقع

بہت کم ہوتے جا رہے ہیں۔ اس صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے مکرم نسیم سیفی صاحب نے نائیجیریا میں انہیں بہت جدوجہد کے بعد ایک مشترکہ مجلس میں شریک ہونے پر مجبور کیا ہے جس میں ہر مذاہب کے نمائندے باری باری اپنے مسلک کے متعلق مقالے پڑھیں۔ اور پھر ان پر بحث ہو۔ آپ نے بتایا اسی طرح میں نے سیرالیون میں ریڈیو والوں سے خط و کتابت کر کے "کریسنٹ اینڈ کراس" کے زیر عنوان ایک پروگرام جاری کرایا۔ جس میں کسی نہ کسی موضوع پر احمدی نمائندے اور عیسائی نمائندے باہم تبادلۂ خیالات کریں۔ ہر چند کہ صداقت کو پرکھنے کے لئے یہ بہت مفید سلسلہ تھا پھر بھی عیسائیوں نے اس میں بہت بے دلی سے حصہ لیا اور یہ خاطر خواہ طریق پر جاری نہ رہ سکا آپ نے بتایا الغرض مغربی افریقہ میں عیسائیت دن بدن ناکام ہوتی جا رہی ہے اور اسلام کے حق میں ایک ساز گار فضا پیدا ہو چکا ہے۔

آخر میں آپ نے اس امر پر روشنی ڈالی کہ اشاعت کی یہ مساعی اور ان میں روز افزوں ترقی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی عظیم الشان برکات میں سے ایک برکت ہے۔ یہ آپ کی پر توجہ محنت اور عظیم الشان جدوجہد کا نتیجہ ہے کہ آج اسلام ان علاقوں میں بھی غالب آتا جا رہا ہے۔ جہاں پہلے وہ انتہائی مغلوب حالت میں تھا۔ آپ نے محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر اور رئیس التبلیغ مغربی افریقہ مکرم نور محمد نسیم سیفی صاحب اور سابق مبلغ انچارج سیرالیون مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری اور تمام دوسرے مبلغین کرام کا شکریہ ادا کیا جن کی رہنمائی اور نگرانی اور تعاون سے آپ کو ایک لمبا عرصہ تبلیغ اسلام کا وظیفہ ادا کرنے کی توفیق ملی۔

آپ کی تقریر کے بعد صدر جلسہ مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ ہمارے مبلغین جن علاقوں اور ملکوں میں بھی جائیں وہاں کی مقامی زبانوں میں مہارت حاصل کریں تاکہ وہ وہاں کے باشندوں تک کامیابی کے ساتھ اسلام کا پیغام پہنچا سکیں آپ نے افریقہ میں تبلیغ اسلام کے اولین علمبردار مبلغین کرام حضرت الحاج مولانا عبدالرحیم صاحب نیر مرحوم، حضرت مولانا فضل الرحمان صاحب حکیم مرحوم اور حضرت الحاج مولوی نذیر احمد صاحب علی مرحوم اور ان کے بعد ان کے کام کو جاری رکھنے والے مبلغین اسلام کے لئے خاص طور پر دعائیں کرنے کی طرف بھی توجہ دلائی۔

آخر میں صاحب صدر کی درخواست پر مکرم حافظ عبدالسلام صاحب وکیل المال تحریک جدید نے اجتماعی دعا کرائی اور یہ بابرکت جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

بقیہ ایڈیٹوریل ۲

باتوں کو قبول کیا اور قرآن کریم کے اس حکم کی پروا نہ کی کہ یا ایھا الذین آمنوا ان جاءکم فاسق بنباء فتبینوا۔ اور میری بیعت کا ادب نہیں کیا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت فرماتا ہے کہ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ۔ اور میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا نائب ہوں۔ کوئی امت بغیر سردار کے ترقی نہیں کر سکتی۔ اور اگر کوئی امام نہ ہو تو جماعت کا تمام کام خراب اور برباد ہو جائے گا۔ یہ لوگ امت اسلامیہ کو تباہ و برباد کرنا چاہتے ہیں اور اس کے سوا ان کی کوئی غرض نہیں۔ کیونکہ میں نے ان کی بات کو قبول کر لیا تھا اور والیوں کے بدلنے کا وعدہ کر لیا تھا مگر انہوں نے اس پر بھی شرارت نہ چھوڑی۔ اب یہ تین باتوں میں سے ایک کا مطالبہ کرتے ہیں اول یہ کہ جن لوگوں کو میرے عہد میں سزا ملی ہے ان سب کا قصاص مجھ سے لیا جاوے اگر یہ مجھے منظور نہ ہو تو پھر خلافت کو چھوڑ دوں۔ اور یہ لوگ میری جگہ کسی اور کو مقرر کر دیں۔ یہ بھی نہ مانوں تو پھر یہ لوگ دھمکی دیتے ہیں کہ یہ لوگ اپنے تمام ہمخیال لوگوں کو پیغام بھیجیں گے کہ وہ میری اطاعت سے باہر ہو جائیں پہلی بات کا تو یہ جواب ہے کہ مجھ سے پہلے خلفاء بھی کبھی فیصلوں میں غلطی کرتے تھے مگر ان کو کبھی سزا نہیں دی گئی اور اس قدر سزائیں مجھ پر جاری کرنے کا مطلب سوائے مجھے مارنے کے اور کیا ہو سکتا ہے۔

خلافت سے معزول ہونے کا جواب میری طرف سے یہ ہے کہ اگر یہ لوگ موچنوں سے میری بوٹیاں کر دیں تو مجھے منظور۔ مگر خلافت سے میں جدا نہیں ہو سکتا۔

باقی رہی تیسری بات کہ پھر یہ لوگ اپنے آدمی چاروں طرف بھیجیں گے کہ کوئی میری بات نہ مانے۔ سو میں خدا کی طرف سے ذمہ دار نہیں ہوں اگر یہ لوگ ایک امر خلاف شریعت کرنا چاہتے ہیں تو کریں پہلے بھی جب انہوں نے میری بیعت کی تھی تو میں نے ان پر جبر نہیں کیا تھا۔ جو شخص عہد توڑنا چاہتا ہے میں اس کے اس فعل پر راضی نہیں نہ خدا تعالیٰ راضی ہے۔ ہاں وہ اپنی طرف سے جو چاہے کرے۔

چونکہ حج کے دن قریب آ رہے تھے اور چاروں طرف سے لوگ مکہ مکرمہ میں جمع ہو رہے تھے۔ حضرت عثمان نے اس خیال سے کہ کہیں وہاں بھی کوئی فساد نہ کھڑا کریں اور اس خیال سے بھی کہ حج کے لئے جمع ہونے والے مسلمانوں میں اہل مدینہ کی مدد کی تحریک کریں حضرت عبداللہ ابن عباس کو حج کا امیر بنا کر روانہ کیا۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے بھی عرض کی کہ ان لوگوں سے جہاد کرنا مجھے زیادہ پسند ہے مگر حضرت عثمانؓ نے ان کو مجبور کیا کہ وہ حج کے لئے جاویں اور حج کے ایام میں امیر حج کا کام کریں تاکہ مفسد وہاں اپنی شرارت نہ پھیلا سکیں اور وہاں جمع ہونے والے لوگوں میں بھی مدینہ کے لوگوں کی مدد کی تحریک کی جاوے اور مذکورہ بالا خط آپ ہی کے ہاتھ روانہ کیا جب ان خطوں کا ان مفسدوں کو علم ہوا تو انہوں نے اور بھی سختی کرنی شروع کر دی اور اس بات کا موقع تلاش کرنے لگے کہ کسی طرح لڑائی کا کوئی بہانہ مل جاوے تو حضرت عثمان کو شہید کر دیں۔ مگر ان کی تمام کوششیں فضول جاتی تھیں اور حضرت عثمانؓ ان کو کوئی موقع شرارت کا ملنے نہ دیتے تھے۔

(اسلام میں اختلافات کا آغاز ص۱۳۰ تا ۱۳۲)

درخواست دعا

خاکسار کے بھائی میر احمد صاحب سخت بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

نیز ہم قرض کی مصیبت میں مبتلا ہیں اور کاروبار میں متواتر خسارہ ہو رہا ہے بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ قرض سے سبکدوش کرے اور کاروبار میں کامیابی عطا فرمائے آمین۔

(محمود احمد جڑانوالہ ضلع لائلپور)

الفضل آپ کا قومی اخبار ہے اس کی اشاعت کو بڑھانا آپکا فرض ہے

مسجد نور جماعت احمدیہ راولپنڈی کیلئے ایک خادم مسجد کی ضرورت

جماعت احمدیہ راولپنڈی کو ایک محنتی، مخلص اور صحت مند خادم مسجد کی ضرورت ہے۔ جو کم از کم مڈل پاس ہو اور سائیکل چلانا جانتا ہو۔ تنخواہ مبلغ -/۵۰ پچاس روپیہ ماہوار ہوگی۔ تسلی بخش کام کرنے کی صورت میں دو روپیہ سالانہ ترقی دی جائے گی۔ اس طرح ۵۰-۲-۷۰ کا گریڈ ہوگا اس کے ساتھ لائبریری کا کام کرنے پر مبلغ -/۱۵ روپے ماہوار تنخواہ کے علاوہ دیئے جائیں گے۔ خواہشمند احباب اپنے حلقہ کے امیر یا پریذیڈنٹ کی تصدیق سے اپنی درخواستیں مندرجہ ذیل پتہ پر ۱۰ اگست تک بھجوا دیں۔ مسجد میں صرف خادم مسجد کی رہائش کا انتظام ہوگا۔ فیملی کا نہیں۔ خادم مسجد کو رات کے وقت مسجد میں ہی رہنا ہوگا۔

(جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ راولپنڈی)

پچاس پیسے کی بچت

اگر آپ کی قیمت اخبار ختم ہو رہی ہے۔ تو وی پی کا انتظار نہ کیجئے۔ بلکہ مزید قیمت خود ہی بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیجئے۔

اسطرح

آپ اپنے پچاس پیسے کی بچت کر سکیں گے۔ جو وی پی کی وجہ سے آپ کو زائد خرچ کرنے پڑتے ہیں۔

(مینجر الفضل)

بہشتی مقبرہ کی زیبائش کے لئے

چندہ شرط اوّل حیثیت کے مطابق ادا کرنا ضروری ہے

از مکرم قاضی عبدالرحمٰن صاحب سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

اخبار الفضل مجریہ ۱۸ نومبر ۱۹۶۱ء میں خاکسار نے بہشتی مقبرہ ربوہ کا محل و توسیع اور اس کی ضروریات کو پیش کرتے ہوئے اس امر کی طرف احباب کی توجہ مبذول کرائی تھی کہ

وصیت کرنے والے دوست اپنی حیثیت کے مطابق چندہ شرط اوّل

دیں اور اس کے ساتھ ہی یہ بھی تحریک کی تھی کہ جو دوست کسی وقت پہلے وصیت کر چکے ہیں مگر **چندہ شرط اوّل** انہوں نے اپنی حیثیت کے مطابق نہیں دیا تھا وہ اب بھی ضروریات بہشتی مقبرہ کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کمی کو پورا کر کے ثواب حاصل کر سکتے ہیں۔

جہاں تک نئی وصایا کا تعلق ہے ان کے ساتھ چندہ شرط اوّل آنے والی رقوم میں کوئی فرق نہیں پڑا۔ اس لئے مقامی جماعتوں کے سیکرٹریان صاحبان مال سیکرٹری صاحبان وصایا اور مرکز کے انسپکٹر صاحبان بیت المال اور انسپکٹر صاحبان وصایا کو اس مختصر نوٹ کے ذریعہ دوبارہ توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ نظام وصیت میں شامل ہونے والے نئے احباب سے ان کی حیثیت کے مطابق چندہ شرط اول وصول کیا کریں اور ہرگز کوئی ایسی رقم ان سے قبول نہ کریں جو ان کی حیثیت سے کم ہو موصیوں کی حیثیت کا پتہ لینا کوئی دشوار کام نہیں خود ان کی وصایا ہی ان کی حیثیتوں کی آئینہ دار ہوتی ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے کہ:

"پہلی شرط یہ ہے کہ ہر ایک شخص جو اس قبرستان میں مدفون ہونا چاہتا ہے وہ اپنی حیثیت کے لحاظ سے ان مصارف کیلئے چندہ داخل کرے"

(جو اس مقبرہ کی زیبائش و آرائش کے لئے ضروری ہے)

اس لئے مرکزی اور مقامی عہدہ داروں کو وصایا لیتے وقت موصیوں کی حیثیتوں کو ملحوظ رکھنا اور ان کی حیثیتوں کے مطابق ان سے چندہ شرط اول لینا ضروری ہے۔ ورنہ بہشتی مقبرہ ربوہ کی ظاہری حالت دیدہ زیب نہیں بن سکتی اور اس کی ضروریات کو پورا نہیں کیا جا سکتا۔

ضروریات مقبرہ کی تفصیل اخبار الفضل مجریہ ۱۸ نومبر ۶۱ء میں عرض کی جا چکی ہے مختصر طور پر دوبارہ عرض ہے:-

۱۔ **مقبرہ کی بیرونی دیوار** شکستہ ہو کر مسمار ہو چکی ہے اور یہ پہلی چیز ہے جس کی تعمیر ضروری ہے اس کا اندازہ خرچ پانچ ہزار سے کم و بیش ہے

۲۔ اس دیوار کے جنوب مغرب اور جنوب مشرق کے دونو دروازے جاذب نظر ہونے چاہئیں۔

۳۔ دونوں دروازوں سے جو سڑکیں بڑی پختہ سڑک سے ملتی ہیں وہ پختہ ہونی چاہئیں اس وقت وہ نہ صرف کچی ہیں بلکہ شکستہ حالت میں ہیں اور ہر سال بارشوں کا پانی ان کی مٹی بہا لے جاتا ہے۔

۴۔ ان دونوں سڑکوں پر سایہ دار درخت ہونے چاہئیں۔

۵۔ چاردیواری کے اندر مختلف سمتوں میں روشیں اور روشوں میں سایہ دار درخت اور پھولدار پودے ہوں

۶۔ پہاڑوں سے بارشوں کے تیز رفتار آنے والے پانی کی جو قبور کو نقصان پہنچاتا ہے روک تھام بھی ضروری ہے اس کا رخ مناسب انتظام کے ساتھ کسی دوسری طرف موڑنا ہے۔

۷۔ مقبرہ کے درختوں اور پودوں کی آب پاشی اور اس خطۂ زمین کو سرسبز و شاداب بنانے کے لئے پانی کا انتظام بھی ازبس ضروری ہے جس کے لئے صدر انجمن احمدیہ ٹیوب ویل لگوا رہی ہے اور تین سال سے اس پر خطیر رقم خرچ کر چکی ہے امید ہے کہ انشاء اللہ العزیز اس مرتبہ پانی کے حصول میں کامیابی ہو گی۔

۸۔ قبور کی سالانہ مرمت اور حفاظت بھی اسی انتظام ضروری حصہ ہے۔

یہ سارے اخراجات شرط اول کی مد سے ہونے چاہئیں مگر اس مد سے بمشکل اور صرف آخری غرض پوری ہو رہی ہے باقی اغراض کے لئے نہ روپیہ ہے اور نہ روپیہ نہ ہونے کی وجہ سے توجہ مگر یہ ساری اغراض نہایت ضروری ہیں اور ان کے لئے روپیہ جمع ہونا اور جمع ہوتے رہنا ازبس ضروری ہے پس اس اعلان کے ذریعہ ضروریات بہشتی مقبرہ کی طرف احباب کو پھر توجہ دلائی جاتی ہے کہ وصیت کرتے وقت وہ اپنی حیثیت کے مطابق چندہ شرط اول داخل کیا کریں

پرانے موصیوں میں سے بعض احباب نے اس طرف توجہ فرمائی ہے مگر درخواست کی جاتی ہے کہ دوسرے موصی مخلص احباب بھی بہت جلد توجہ فرمائیں اور **"کامل الایمان" مرحومین کی آرامگاہوں** کو مناسب حد تک مزین کرنے میں ہماری مدد فرمائیں یاد رہے کہ یہ چندہ شرط اوّل حصہ آمد یا حصہ جائداد یا کمیشن اور چندہ سے میں شامل نہیں ہو گا بلکہ صرف زیبائش بہشتی مقبرہ کے لئے شرط اول کی مد میں داخل ہو گا۔ اور صراحت کیساتھ اسی مد میں رقوم ارسال فرمائی جائیں۔ اپنا وصیت نمبر ضرور لکھا جائے تاکہ مرسلہ رقم کے متعلق یہ غلط فہمی نہ ہو کہ یہ کسی تازہ وصیت کا چندہ ہے جو ابھی منظور نہیں ہوئی۔

صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی پیرو چک ضلع سیالکوٹ میں تشریف آوری

محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ مورخہ یکم جولائی ۶۲ء کو جماعت احمدیہ پیرو چک کی درخواست پر ڈسکہ سے پیرو چک تشریف لائے۔ آپ مجلس خدام الاحمدیہ ڈسکہ کی تربیتی کلاس میں شرکت کی غرض سے وہاں آئے ہوئے تھے۔

آپ کی تشریف آوری پر علاقہ کے بہت سے معززین آپ سے ملاقات کے لئے آئے۔ نماز ظہر کے بعد احباب جماعت نے آپ سے ملاقات کی اس کے بعد اڑھائی بجے آپ نے جماعت احمدیہ پیرو چک کے تربیتی اجلاس میں شرکت فرمائی اور ان سے خطاب بھی فرمایا۔ یہ اجلاس جو محترم ماسٹر چراغ محمد صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا تلاوت کلام پاک سے شروع ہوا۔

تلاوت و نظم کے بعد چوہدری عبدالعزیز صاحب مہتمم مقامی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کا تعارف کرایا اور آپ ناظم تعلیم مجلس وقف جدید اور نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی حیثیت سے جو خدمات بجا لا رہے ہیں ان پر روشنی ڈالی۔ بعد ازاں محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے گھنٹہ تک ایک پر مغز تقریر فرمائی جس سے احباب جماعت کے علاوہ گاؤں کے دیگر احباب بھی مستفید ہوئے اور سب نے بہت توجہ اور انہماک سے آپ کی تقریر سنی۔

ساڑھے چار بجے سہ پہر کے بعد آپ ڈسکہ تشریف لے گئے احباب جماعت نے نہایت پر خلوص طور پر آپ کو الوداع کہا۔

شام کو صاحبزادہ صاحب موصوف کی زیر ہدایت قریشی سعید احمد صاحب اظہر مربی سلسلہ شیخوپورہ۔ مولوی محمد اشرف صاحب ممتاز مربی سلسلہ گوجرانوالہ۔ مولوی بشیر احمد صاحب مربی سلسلہ نارووال۔ چوہدری بدر سلطان صاحب اختر انسپکٹر خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ حافظ محمد اعظم صاحب اور چوہدری عبدالعزیز صاحب مہتمم مقامی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ پیرو چک ہی آئے ان سب احباب نے جماعت احمدیہ پیرو چک کے تربیتی جلسہ کے دوسرے اجلاس میں اہم دینی اور تربیتی موضوعات پر تقاریر فرمائیں جو جملہ احباب کے لئے بہت ازدیاد علم اور ازدیاد ایمان کا موجب ہوئیں۔

آخر میں احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ اس دیہی اور دور افتادہ جماعت کے اخلاص و قربانی میں برکت ڈالے اور خدمت اسلام کی بیش از بیش خدمات سے نوازے۔ آمین

(دین محمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ پیرو چک ضلع سیالکوٹ)

درخواستہائے دعا

میری بڑی بیٹی عزیزہ افتخار اسلم خدا تعالیٰ کے فضل سے فرسٹ پروفیشن ایم بی بی ایس کے امتحان میں کامیاب ہو گئی ہے چنانچہ وہ ۱۵ روپے وظیفہ کی رقم میں سے اپنی کامیابی کی خوشی میں اور اپنی چھوٹی بہن نصرت اسلم کی میٹرک میں کامیابی اور اپنے چھوٹے بھائی نوید اسلم کی میٹرک میں نمایاں کامیابی کی خوشی میں جس نے ۷۷۹ نمبر حاصل کر کے وظیفہ حاصل کیا ہے کی خوشی میں مبلغ دس روپے کی رقم امانت الفضل کیلئے بھجوا رہی ہے۔

میں اپنے تمام بزرگوں بہنوں اور بھائیوں کا شکریہ ادا کرتی ہوں جنہوں نے میرے بچوں کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھا۔ نیز میرے بچوں کی مزید کامیابیوں کے لئے تمام بزرگوں کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ (بیگم میجر محمد اسلم۔ راولپنڈی)

۲۔ محترم عبدالمجید صاحب فلائٹ سارجنٹ ڈیڑھ ماہ سے ٹانگ میں درد کی وجہ سے بیمار ہیں آجکل پی اے ایف ہسپتال سرگودھا میں زیر علاج ہیں احباب جماعت دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

(رمضان احمد ظفر فیکٹری ایریا ربوہ)

مختلف مقامات پر احمدی جماعتوں کے تربیتی جلسے

چک ۳۸ جنوبی ضلع سرگودھا

جماعت احمدیہ چک ۳۸ ضلع سرگودھا کا تربیتی جلسہ زیر صدارت مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب مورخہ ۲۱ جولائی ۶۲ء بعد نماز ظہر منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد چوہدری ہدایت اللہ صاحب نے الفضل ۱۸ جولائی ۱۹۶۲ء سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا بصیرت افروز لیکچر پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں مکرم چوہدری عبدالحلیم صاحب کاٹھ گڑھی انسپکٹر وقف جدید نے جماعت احمدیہ اور مطالبہ ایثار و قربانی کے موضوع پر تقریر کی۔ بعدہٗ مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب نے اسلامی دستور العمل کے عنوان پر لیکچر دیا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے علاوہ مردوں کے کافی تعداد میں احمدی مستورات نے بھی جلسہ میں شرکت کی

(خاکسار مبارک احمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۳۸)

ٹھٹھہ جوئیہ ضلع سرگودھا

جماعت احمدیہ ٹھٹھہ جوئیہ ضلع سرگودھا کے ایک ممبر رائے عبداللہ خاں صاحب جوئیہ نے اپنے لڑکے ناصر احمد و عزیز احمد کے ختنہ و عقیقہ کی تقریب پر بجائے رسم و رواج کرنے کے ایک تربیتی جلسہ کا اہتمام کیا آلۂ نشر الصوت کا بھی اہتمام کیا گیا تھا اردگرد کی جماعتوں کے افراد بھی حوپی محوکہ چک ش/۱۵۲۔ چک منگلہ اور لنگووالی وغیرہ سے تشریف لائے تھے خطبہ جمعہ مکرم سید احمد علی صاحب سیالکوٹی مربی ضلع سرگودھا نے پڑھا۔ نماز جمعہ کے بعد مسجد میں زیر صدارت مکرم مولانا احمد خاں صاحب نسیم جلسہ شروع ہوا جس میں مکرم مولوی محمد حسین صاحب۔ مکرم صدر صاحب اور مکرم گیانی واحد حسین صاحب نے تقاریر کیں اور محمد رمضان صاحب نے نظموں سے محظوظ کیا۔

دوسرا اجلاس بعد نماز عشاء زیر صدارت سید احمد علی صاحب سیالکوٹی مربی ضلع سرگودھا ۹½ بجے سے ۱۲ بجے شب تک ہوا۔ جس میں سید اعجاز احمد صاحب انسپکٹر بیت المال مکرم مولوی عزیز الرحمٰن صاحب منگلہ مربی سلسلہ مکرم مولوی عبدالکریم صاحب کاٹھ گڑھی مربی خوشاب اور صدر جلسہ نے مختلف مضامین پر تقاریر کیں اور دعا کے ساتھ کارروائی ختم ہوئی۔

(خاکساران حکیم رائے صالح محمد صاحب جوئیہ صدر جماعتہائے احمدیہ ٹھٹھہ جوئیہ ضلع سرگودھا و رائے شمشیر خان جوئیہ۔)

چک ۱۷ جنوبی ضلع سرگودھا

جماعت احمدیہ چک ۱۷ جنوبی ضلع سرگودھا کا

تربیتی جلسہ مورخہ ۱۹ جولائی کی صبح کو پونے چھ بجے مسجد احمدیہ میں زیر صدارت مکرم مولوی احمد خاں صاحب نسیم انچارج مقامی اصلاح و ارشاد منعقد ہوا۔

تلاوت و نظم کے بعد سب سے پہلے سید احمد علی صاحب سیالکوٹی مربی سلسلہ ضلع سرگودھا مکرم گیانی واحد حسین صاحب مربی سلسلہ مکرم مولوی محمد حسین صاحب مربی سلسلہ اور صدر صاحب جلسہ نے تقریریں فرمائیں

دعا کے ساتھ پونے دس بجے جلسے کی کارروائی ختم ہوئی۔ چک ج ب/۷۸ اور چک ج ر/۹ سے بھی جلسہ سننے کے لئے احباب تشریف لائے۔

(خاکسار محمد اقبال سیکرٹری جماعت احمدیہ چک ۱۷ جنوبی)

پاکپٹن

چوہدری غلام احمد صاحب ایڈووکیٹ کی زیر صدارت مسجد احمدیہ پاکپٹن میں اجلاس شروع ہوا تلاوت و نظم کے بعد صدر صاحب جلسہ نے اجلاس کی غرض و غایت بیان فرمائی۔

بعدہٗ تقاریر کا پروگرام شروع ہوا۔ مولوی غلام باری صاحب سیف۔ مکرم محمد عثمان صاحب چینی۔ چوہدری محمد صدیق صاحب مربی سلسلہ اور خان رحمت اللہ خاں صاحب مربی سلسلہ اوکاڑہ نے تقریریں فرمائیں۔

تقریروں کے بعد سلائیڈز کے ذریعہ بیرونی ممالک میں مبلغین اسلام کے مناظر پیش کئے گئے۔ رات کے بارہ بجے دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ خاکسار

(محمد شفیق قیصر سیکرٹری تربیتی وفد جامعہ احمدیہ)

چک ۱۱/۱-۶ ضلع منٹگمری

بعد نماز عشاء رات کے ساڑھے آٹھ بجے چوہدری محمد صدیق صاحب مربی سلسلہ احمدیہ منٹگمری کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک اور نظم کے بعد سیف اللہ صاحب یوسف۔ لطیف احمد صاحب۔ راجہ نصیر احمد صاحب محمد عثمان صاحب ابو طالب صاحب افریقین نے مختلف تربیتی موضوعات پر تقاریر فرمائیں پھر حالات سنائے۔

مولوی غلام باری صاحب سیف۔ چوہدری محمد صدیق صاحب مربی سلسلہ نے تقریریں فرمائیں

(خاکسار رسول بخش پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۱۱/۱)

ہڑپہ (منٹگمری)

چوہدری محمد صدیق صاحب مربی ضلع منٹگمری کی زیر صدارت جلسہ کا پروگرام شروع ہوا تلاوت اور نظم کے بعد مکرم صدر صاحب نے اجلاس کی غرض و غایت بیان فرمائی۔ بعدہٗ طلبہ جامعہ احمدیہ کے تربیتی وفد کے ارکان میں سے سیف اللہ صاحب یوسف۔ محمد عثمان صاحب چینی راجہ نصیر احمد صاحب اور لطیف احمد صاحب نے مختلف تربیتی موضوعات پر تقاریر کیں۔

مکرم غلام باری صاحب سیف اور مکرم صدر صاحب جلسہ نے بھی تقریریں کیں۔ بعد میں سلائیڈز کے ذریعے بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کے مناظر دکھلائے گئے۔ مکرم محمد شفیق صاحب قیصر ان مناظر کی ساتھ ساتھ تشریح کرتے گئے حاضری خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھی تھی

(خاکسار غلام رسول سیکرٹری مال ہڑپہ ضلع منٹگمری)

ناصرات الاحمدیہ کا آٹھواں سالانہ اجتماع

بعض ضروری ہدایات

مورخہ ۱۹، ۲۰، ۲۱ اکتوبر ۶۲ء بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر ناصرات الاحمدیہ کا آٹھواں سالانہ اجتماع بھی انشاء اللہ منعقد ہوگا اس اجتماع کے سلسلہ میں بعض ضروری ہدایات درج ذیل کی جاتی ہیں۔ لجنات کو چاہیئے کہ ان کے مطابق ناصرات الاحمدیہ کو پوری تیاری کروائیں اور ہر مقام پر ناصرات کا اجتماع کروائیں ہر جگہ کی تمام لڑکیاں نہ تو سالانہ اجتماع کے موقعہ پر شریک ہو سکتی ہیں اور نہ ہی ساری حصہ لے سکتی ہیں اس لئے اپنی اپنی ناصرات الاحمدیہ کا اجتماع منعقد کریں۔ اور صرف ہر مقابلہ میں سے اول آنیوالی بچی کو سالانہ اجتماع ربوہ کے مقابلہ جات کے لئے لائیں۔ ربوہ کے اجتماع سے فائدہ اٹھانے کے لئے زیادہ سے زیادہ تعداد میں بچیوں کو شامل کرنے کی کوشش کریں تاکہ یہاں کے بہترین اور دلچسپ پروگرام کو دیکھ کر بچیوں میں شوق بڑھے۔

بعض ایسی لجنات بھی اجتماع کے موقعہ پر شامل ہوتی ہیں جہاں ناصرات کا کام پروگرام کے مطابق باقاعدہ نہیں ہو رہا ہوتا ایسی لجنات بھی اپنی بچیوں کو ہمراہ لائیں تاکہ آئندہ کے لئے وہ تیار ہو سکیں۔

ضروری ہدایات

۱۔ تلاوت:۔ چھوٹے گروپ سے پہلے پانچ سیپاروں میں سے اور بڑے گروپ سے آخری پانچ پاروں میں سے سنا جائے گا۔

۲۔ بیت بازی:۔ بڑے گروپ کا بیت بازی کا مقابلہ ہوگا مگر اشعار صرف درثمین کلام محمود درِ عدن میں سے پڑھے جائیں گے۔

۳۔ تقاریر:۔ تقاریر کے لئے دس سال تک کی لڑکیوں کے لئے مندرجہ ذیل عنوانات میں سے کسی ایک پر صرف تین منٹ زبانی تقریر کرنی ہوگی

(۱) دیانت۔ (۲) فرمانبرداری

(۳) خلفائے راشدہ میں سے کسی ایک خلیفہ کے حالات۔

دس سال سے پندرہ سال تک (بڑا گروپ) کے لئے وقت پانچ منٹ ہوگا اور اسی طرح ذیل میں سے کسی ایک پر تقریر کرنی ہوگی

(۱) صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (۲) پردہ

(۳) ہم کیوں احمدی ہیں۔

۴۔ اجتماع کے ایام میں دینی معلومات کا کوئی امتحان نہیں ہوگا بلکہ ستمبر کے پہلے ہفتہ میں راہ ایمان اور ایک اور رسالہ (جو زیر طبع ہے) کا امتحان ہوگا۔ "راہ ایمان" کا پچھلے سال دو گروپ کا امتحان ہوا تھا اب جن لڑکیوں نے پہلے حصہ کا امتحان دیا تھا وہ ساری کتاب کا امتحان دیں اور جو لڑکیاں کسی وجہ سے امتحان میں شرکت نہ کر سکی تھیں وہ بھی شامل ہوں اور "راہِ ایمان" کے پہلے حصہ کا امتحان و . . . . ان چھوٹی بچیوں کا لیا جائے جو پہلے شریک نہ تھیں اور جو نیا رسالہ ہمارا شائع ہو رہا ہے اس میں وہ لڑکیاں امتحان دیں جو مکمل راہِ ایمان کا امتحان دے چکی ہیں۔

امتحانات کی سندات اور انعامات سالانہ اجتماع کے موقعہ پر تقسیم ہوں گے۔

۵۔ چھوٹے گروپ کے لئے کھیل:۔

۱۔ سیدھی دوڑ۔ (۲) پیغام رسانی۔ (۳) جھنڈا جنگ۔

بڑے گروپ کے لئے:۔

۱۔ پیغام رسانی (۲) تین ٹانگوں کی دوڑ (۳) رسی پھلانگتے ہوئے دوڑنا۔

۶۔ ناصرات الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کا چندہ حسب استطاعت ہے اور کم از کم ایک آنہ لازمی ہے جو ہر لڑکی سے وصول کیا جائے۔

(جنرل سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

قدیم ہندو مذہب اور تصوف

(منقول از صدق جدید لکھنؤ ۲۰ جولائی ۶۲ء)

ایک مراسلہ

صدق کے پرانے شمارے میرے مطالعے میں ہیں ۳۔ نومبر ۱۹۶۱ء کا شمارہ میں نے پڑھا اس میں "عجائب اور معقولیت" کے عنوان سے ایک سادھو رام داس کا احوال درج ہے جو نو دن دفن رہنے کے بعد نکالا گیا۔

اسی سلسلے میں مجھے آپ سے ایک سوال کرنا ہے۔ پتہ نہیں آپ میرے بارے میں کیا سوچیں جب میں اس قسم کا سوال کروں لیکن ظاہر ہے کہ ایسی باتوں کی تشفی آپ جیسے علماء دین نہ کریں تو ہم کہاں جائیں۔

میں نے تصوف کے بارے میں ایک تحقیقی مقالہ بھی عثمانیہ یونیورسٹی کے طالبعلم کی حیثیت سے رقم کیا اور مجھ نالائق کے سپروائزر ڈاکٹر میر ولی الدین صاحب رہ چکے ہیں۔

اسلامی تصوف اور ہندوؤں کے سری مسائل کے بارے میں میں نے اپنے مقالہ میں یہی کہا تھا جو سطور مندرجہ میں جناب والا نے رقم فرمایا ہے۔ "اسلام میں اس قسم کے شتی خوارق و عجائب کی ذرا بھی قدر نہیں اور اعجوبہ نمائی کو بزرگی و مقبولیت خداوندی میں مطلق دخل نہیں" اور اس پر میرا دل سے اب بھی یقین ہے لیکن جب سے مجھے اپنے طالب علموں کو ہندو فلسفہ پڑھانا پڑا تو مجھے تعجب ہوا کہ ہندو فلسفہ میں بھی ایسے سادھوؤں کو جو خوارق کے مالک ہیں کوئی عظیم ہستی تصور نہیں کیا جاتا بلکہ یہی کہا جاتا ہے کہ اس "قادر مطلق" (جیسا کہ اسلامی تصوف میں بھی مقصد یہی ہے) کے حضور کا تصور پختہ تر ہوتا جائے۔ اس سلسلے میں بعض ناواقف خوارق ہی کو حصول مطلب سمجھ بیٹھتے ہیں مگر ویدانت میں ان لوگوں کو ذرہ بھر بھی اہمیت نہیں دی جاتی۔ علاوہ بریں جہاں میں ہوں وہاں ایک اور صاحب بڑے متقی پرہیزگار اور صحیح معنوں میں اسلامی تعلیمات کے پیرو مقیم ہیں۔ حیدرآباد کے ڈاکٹر عبداللطیف سے بھی ان کے بڑے اچھے مراسم ہیں۔ اور وہ خود تلنگی کے بڑے عالم ہیں ہندو مذہب کے متعلق بھی جانتے ہیں۔ مجھے ایک مضمون صاحب موصوف کو سنانے کا اتفاق ہوا اس میں میں نے حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کا یہ حوالہ لکھا تھا کہ مقصد تو منزل مقصود کو پہنچنا ہے۔ اور خوارق یا کمالات کی مثال راہ میں کھلے ہوئے دو رویہ گلاب یا چنبیلی کے پھولوں جیسی ہے۔ کسی کو راہ میں یہ مل جاتے ہیں اور راستہ آسان ہو جاتا ہے، لیکن اس کے باوجود مقصود تو یہ نہیں منزل تو وہ بھی پہنچنا ہے جہاں چیزوں پر نظر بھی نہیں ڈالنا۔ اور انہوں نے مجھ سے فوراً کہا ہندو مذہب میں بھی یہی تعلیم دی جاتی ہے اور حضرت مولاناؒ کے جملے سے ملتا جلتا رام کرشنا یا ویویکا آنند کا کوئی جملہ سنایا۔

میری ناقص عقل جہاں تک کام کرتی ہے میں تو یہی سوچنے لگی ہوں کہ اسلام تو دین قدیم کا نام ہے۔ اس کا تعلق صرف عرب یا اسلامی النسل پیغمبروں تک محدود کر دینا گویا اسلام کو محدود کر دینا ہے۔ کیا ہمارے زمانے میں اسلامی علماء پر یہ ذمہ داری عاید نہیں ہوتی کہ ہندو مذہب کی الہامی کتب کو پڑھیں اور (یہاں مجھے یہ کہنا ہے کہ یہ میری ذاتی رائے نہیں ہے کہ ہندو مت الہامی مذہب ہے بلکہ ڈاکٹر حمید اللہ صاحب کی رائے کی میں پیروی کر رہی ہوں) ان میں جو عناصر دین قدیم کے ہیں ان پر زور دیں اور اس Reference سے اسلام (دین قدیم) کے خدوخال کو اس طرح ابھار دیں کہ ہر ایک کے لئے بس یہی راہ رہ جائے کہ

کافر نتواں باشی ناچار مسلمان شو

اس بارے میں آں محترم کا کیا خیال ہے۔

کمترین۔ ناصرہ (خاتون) حیدری گشتی کتب خانہ چادر گھاٹ حیدر آباد

صدق بے شک یہ خیال غلط ہے کہ اسلام کا تعلق صرف عرب یا سامی مذاہب تک محدود ہے۔ قدیم اور اصلی ہندو مذہب میں یقیناً توحید کی تعلیم ہوگی۔ اور صحیح عقائد پر زور دیا گیا ہوگا۔ اور پیمبر نہ سہی۔ جب بھی پیمبرانہ تعلیم نائبان پیمبر کے ذریعہ ضرور اس سرزمین پر بھی پہنچی ہوگی۔ ولکل قوم ہاد کا عموم اپنے اندر وہاں کوئی استثناء نہیں رکھتا البتہ اس کا مصداق وہ قدیم ہندو مذہب ہوگا جو کسی زمانہ میں یہاں اپنی اصلی شکل میں پایا جاتا ہوگا نہ کہ وہ مسخ شدہ مشرکیہ مذہب جو اس وقت رائج ہے ضرورت اس قدیم توحیدی ہندو مذہب کے کھوج لگانے اور اس کے اصلی صحیح عقیدوں کو ڈھونڈھ نکالنے کی ہے دیکھئے کب کسی صاحب ہمت کو اس کی توفیق ہوتی ہے۔ (صدق جدید ۲۰ جولائی ۶۲ء)

انصار اللہ کے اعلانات

انصار اللہ کا آٹھواں سالانہ اجتماع

۲۶ - ۲۷ - ۲۸ اکتوبر

جملہ مجالس انصار اللہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ انصار اللہ کا آٹھواں سالانہ اجتماع انشاء اللہ تعالیٰ ۲۶، ۲۷، ۲۸ اکتوبر بروز جمعہ۔ ہفتہ و اتوار منعقد ہوگا۔ احباب اس میں شمولیت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرما دیں نیز جو مجالس یا اراکین شوریٰ انصار اللہ کے لئے کوئی تجویز بھجوانا چاہیں وہ زعیم / زعیم اعلیٰ کی وساطت سے مجلس عاملہ مقامی کی منظوری سے معین الفاظ میں تجویز زیادہ سے زیادہ دس ستمبر تک مرکز میں بھجوا دیں۔ مجلس عاملہ مقامی کی منظوری کے بغیر کسی تجویز پر غور نہیں ہو سکے گا۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

تیسری سہ ماہی کا امتحان

مجالس انصار اللہ مطلع رہیں کہ ان کا تیسری سہ ماہی کا امتحان مورخہ ۳۰ ستمبر ۱۹۶۲ء بروز اتوار منعقد ہوگا۔ اور جیسا کہ مطبوعہ ہدایات میں درج کیا جا چکا ہے اس سہ ماہی کا نصاب حسب ذیل ہوگا۔ زعماء / زعماء اعلیٰ کرام کوشش فرما دیں کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں انصار اس امتحان میں شمولیت فرما دیں نیز ان کے نام مرکز میں بھجوا دیئے جائیں۔

نصاب :-

ا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف لطیف "لیکچر لاہور"

ب۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ چار الہامی دعائیں حفظ کی جائیں۔

۱۔ رب کل شیئٍ خادمك رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی

۲۔ سبحان اللہ وبحمدہٖ سبحان اللہ العظیم اللّٰھم صل علیٰ محمدٍ وعلیٰ اٰل محمدٍ۔

۳۔ رب اذھب عنی الرجس وطھرنی تطھیراً۔

۴۔ رب اغفر وارحم من السماء

نوٹ :- ربوہ میں یہ امتحان ۲۸ ستمبر بروز جمعہ ہوگا۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

امراء و صدر صاحبان سے ضروری گذارش

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اکثر جماعتوں میں مجالس انصار اللہ قائم ہیں اور دینی جہاد میں ان کی مساعی قابل قدر ہیں مگر ابھی تک بعض ایسی جماعتیں بھی ہیں جہاں مجالس انصار اللہ قائم نہیں گویا وہ ایسی مجلس کے قیام سے محروم ہیں جو نظام سلسلہ کو بیدار رکھنے کا باعث ہے۔ ایسی جماعتوں کے امراء / صدر صاحبان سے گزارش ہے کہ وہ از راہ کرم اپنی اولین فرصت میں اپنے ہاں مجالس انصار اللہ قائم فرمائیں اور زعیم انصار اللہ کا انتخاب کروا کے اپنی رپورٹ کے ساتھ نام برائے منظوری صدر محترم مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی خدمت میں بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان مجالس میں شمولیت کو ایمان کی حفاظت کا ذریعہ قرار دیا ہے چنانچہ حضور نے مورخہ ۲۶ جولائی ۱۹۶۰ء کو خطبہ جمعہ میں فرمایا :-

"ان مجالس میں شامل ہونا درحقیقت ایمان کی حفاظت کرنا اور ان ذمہ داریوں کو ادا کرنا ہے جو خدا اور اس کے رسول کی طرف سے ہم پر عائد ہیں اور خدا تعالیٰ اور اس کے رسول نے جو احکام دئیے ہیں ان کے نفاذ اور اجراء میں حصہ لینا صرف میرا فرض نہیں بلکہ ہر شخص کا فرض ہے۔"

(قائد تجنید مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

غیر جانبدار فوجی کمان نے الجزیرہ پر قبضہ کر لیا

سیاسی بحران ختم کرنے کے لئے لیڈروں کو اپنے اختلافات ختم کرنے کا مشورہ

الجزیرہ ۳۰- جولائی - الجزائری فوجی کمان ۴ کے دستے کل الجزیرہ میں داخل ہو گئے اور پورے شہر پر قبضہ کر لیا۔ کمان نے سیاسی لیڈروں سے کہا ہے کہ وہ اپنے سیاسی اختلافات ختم کر دیں۔ فوجی کمان کی طرف سے ریڈیو پر ایک نشری تقریر میں اعلان کیا گیا کہ فوج نے نظم و ضبط اور سلامتی برقرار رکھنے کے لئے پیش قدمی کی ہے۔ کمان نے لوگوں سے اپیل کی ہے کہ وہ فوج کے اس اقدام کی حمایت کریں۔ اعلان میں کہا گیا ہے کہ الجزیرہ کے دروازے تمام سیاستدانوں کے لئے کھلے ہیں۔ فوجی کمان ۴ نے ریڈیو سٹیشن، ٹیلی ویژن اور تمام سرکاری عمارتوں پر قبضہ کر لیا ہے اور مقامی فوج کی جگہ مورچے سنبھال لئے ہیں۔

فوجی کمان ۴ کے دستے صبح پانچ بجے اور چھ بجے کے درمیان شہر الجزیرہ میں داخل ہوئے۔ یہ دستے ان گوریلوں پر مشتمل ہیں جنہوں نے الجزائر کی جنگ آزادی میں حصہ لیا تھا۔ یہ کمان اب تک غیر جانبدار تھی۔ فوجی دستوں نے شہر میں داخل ہوتے ہی مقامی فوجی کمان کی جگہ مورچے سنبھال لئے اور ریڈیو سٹیشن، ٹیلی ویژن سٹیشن اور سرکاری عمارتوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ کمان ۴ نے الزام لگایا کہ مقامی کمان نے صورت حال کو برداشت کر کے موجودہ الجھی ہوئی صورت حال پیدا کی ہے۔ مبصرین کا کہنا ہے کہ فوجی کمان ۴ کا یہ اقدام الجزائر کی الجھی ہوئی صورت حال پر الجزائر کی چھ فوجی کمانوں کے اثر و نفوذ کو زیادہ منضبط بنانے کی جانب ایک اہم قدم ہے۔ فوجی کمان ۴ نے ریڈیو پر نشری ایک تقریر میں عوام سے کہا ہے کہ وہ ملک کا نظم و نسق چلانے کے سلسلہ میں الجزائری لیڈروں کی مدد کریں۔ اعلان میں کہا گیا کہ الجزیرہ کے دروازے الجزائری انقلاب کے تمام لیڈروں کے لئے کھلے ہیں جن کی باہمی ملاقات الجزائری بحران کو ختم کر سکتی ہے۔ نائب وزیراعظم بن باشد کے ایک ترجمان نے حال ہی میں فوجی کمان ۴ کو غیر جانبدار قرار دیا تھا۔ فوجی کمان نے کل اپنے اعلان میں بتایا کہ الجزائری جنگ کو ختم کرانے والے ایویان کے معاہدہ پر کوئی اعتراض نہیں کیا جائے گا۔ یورپی باشندوں کو کہا گیا کہ ان کی جان و مال کی حفاظت کی جائے گی اور وہ اپنے مستقبل کے بارے میں پُرسکون اور پُرامید رہیں۔

دریں اثنا نائب وزیراعظم محمد بن باشد کے خاص ایلچی محمد خضر کل الجزیرہ سے پیرس پہنچ گئے جہاں آپ الجزائری لیڈروں سے مذاکرات کریں گے۔ کل یہاں بتایا گیا تھا کہ نائب وزیراعظم محمد بن باشد جنہوں نے گذشتہ دنوں سات افراد پر مشتمل ایک سیاسی بیورو قائم کیا تھا (جس میں وزیراعظم بن یوسف بن خدہ کو شامل نہیں کیا گیا تھا) ممکن ہے چند روز میں مذاکرات کے لئے الجزیرہ پہنچ جائیں اور ان کی ایک خبر کے مطابق نائب وزیراعظم محمد بن باشد کے ایک ترجمان احمد بومنزل نے کل بتایا کہ محمد بن باشد کو بن یوسف بن خدہ کی جگہ عبوری حکومت کا وزیراعظم مقرر نہیں کیا جائے گا لیکن وہ اپنے موجودہ عہدے (نائب وزیراعظم) پر بحال رہیں گے۔

انہوں نے کہا عبوری حکومت اور سیاسی بیورو کا کام ایک دوسرے سے مختلف ہو گا عبوری حکومت غیر ملکی امور کی ذمہ دار ہو گی جبکہ سیاسی بیورو داخلی امور کا انتظام کرے گا۔ بومنزل نے انکشاف کیا کہ بن باشد اور بن خدہ میں ٹیلیفون پر بات چیت ہوئی ہے۔ اور اس امر کے آثار ہیں کہ بحران کا جلد ہی کوئی تصفیہ ہو جائے۔

پاکستان آزاد تجارت و صنعت کی پالیسی پر چل رہا ہے

سال رواں میں ضمنی دار الحکومت کی تعمیر پر ڈھائی کروڑ روپیہ صرف کیا جائیگا

(وزیر خزانہ)

چٹاگانگ ۳۰- جولائی - مرکزی وزیر خزانہ مسٹر عبد القادر نے کل یہاں کہا کہ پاکستان آزاد تجارت اور صنعت کی پالیسی پر چل رہا ہے۔ پاکستان اپنے قدرتی وسائل کو مناسب طور پر استعمال کرنے کے لئے غیر ملکی سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کر رہا ہے اور ہم غیر ممالک کے لوگوں کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ سرمایہ اور فنی معلومات لے کر پاکستان آئیں اور یہاں سرمایہ لگائیں۔

مسٹر عبد القادر نے کہا پاکستان کوئی ایسا اقدام نہیں کر سکتا جو غیر ملکی سرمایہ کے لئے نقصان دہ ہو اور جس سے غیر ملکی سرمایہ کار ڈر جائیں۔ بنکوں سے متعلق آرڈیننس کا ذکر کرتے ہوئے وزیر خزانہ نے کہا اس کے تحت تمام غیر ملکی بنکوں کو سٹیٹ بنک میں بیس لاکھ روپیہ کی رقم جمع کرانی ہو گی۔ یہ رقم بطور ضمانت ہو گی۔

○ وزیر خزانہ نے مزید بتایا کہ مشرقی پاکستان میں نئے دار الحکومت کی تعمیر پر موجودہ مالی سال کے دوران ڈھائی کروڑ روپیہ صرف کیا جائے گا۔ روپیہ کی کمی کو رکاوٹ نہیں بننے دیا جائے گا۔ آپ نے کہا ڈھاکہ میں قومی اسمبلی کی عمارت کی تعمیر پر دو کروڑ اور ارکان پارلیمان کے لئے ہوسٹل کی تعمیر پر ایک کروڑ بیس لاکھ روپیہ صرف کیا جائے گا۔ تنخواہ کمیشن کی رپورٹ کا ذکر کرتے ہوئے وزیر خزانہ نے کہا کمیشن کی سفارشات کا اطلاق تمام وزارتوں پر ہو گا۔

وزیر خزانہ نے انکشاف کیا کہ حکومت ملک میں فی کس آمدنی معلوم کرنے کے لئے ایک کمیشن قائم کرنے کے بارے میں غور کر رہی ہے۔

درخواست دعا

میری ہمشیرہ نفیسہ اختر کی صحت اپریشن کے بعد ابھی بہت کمزور ہے اس کی بچی بھی بیمار رہے۔ زچہ اور بچی کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار منظور احمد خان ربوہ)

اعلان نکاح

مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ کی صاحبزادی منصورہ بیگم صاحبہ کا نکاح مبارک سلیم احمد صاحب لون ابن مکرم محمد اصغر صاحب لون آف ڈوڈومہ ٹانگانیکا مشرقی افریقہ کے ساتھ بعوض حق مہر پانچ ہزار شلنگ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے مورخہ ۲۹- جولائی ۱۹۶۲ء بروز اتوار بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا۔ نکاح کا اعلان کرنے سے قبل آپ نے ایک پر اثر خطبۂ نکاح بھی پڑھا۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے ہر طرح بابرکت فرمائے اور اسے مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

"حکومت عطائیوں کو عوام کی جانوں سے نہیں کھیلنے دیگی"

کراچی ۹ / جولائی مغربی پاکستان وزیر صحت اور سماجی بھلائی نے کل یہاں کہا کہ حکومت نا اہل افراد کو ایلوپیتھک ادویات استعمال کرنے طریقہ علاج برتنے اور لوگوں کی جانوں سے کھیلنے سے روکنے کے لئے اپنی پوری کوشش کرے گی۔ آپ نے یہ بات پاکستان میڈیکل ایسوسی ایشن کے ارکان سے خطاب کرتے ہوئے کہی آپ نے کہا اگر معالج حضرات صرف یونانی آیورویدک یا ہومیوپیتھک طریقہ کے مطابق علاج کریں تو حکومت کو کوئی اعتراض نہ ہو گا۔

تقریب شادی

ربوہ — مورخہ ۲۶- جولائی ۱۹۶۲ء بروز جمعرات عبد السمیع صاحب ایم۔ اے ایس سی ابن مکرم چوہدری غلام رسول صاحب ٹھیکیدار بجھٹہ کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ ان کا نکاح مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے مورخہ ۲۰- جولائی ۱۹۶۲ء کو نماز جمعہ کے بعد بشریٰ فاطمہ صاحبہ بنت مکرم ماسٹر محمد یوسف صاحب اختر کے ہمراہ پڑھا تھا۔ تقریب رخصتانہ میں بہت سے مقامی احباب نے شرکت کی۔ محترم شیخ فضل احمد صاحب بٹالوی نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔

مورخہ ۲۷- جولائی ۱۹۶۲ء کو مکرم چوہدری غلام رسول صاحب نے اپنے فرزند مکرم عبد السمیع صاحب کی دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں بہت سے احباب نے شرکت فرمائی۔ دعوتِ طعام کے اختتام پر محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے دعا کرائی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں اور جماعت کے لئے ہر لحاظ سے مبارک کرے اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے آمین۔